مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج پونے نو بجے شام معہ خدام لاہور سے تشریف لائے۔ حضور کے متعلق ساڑھے ۸ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پیٹ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تاحال بدستور بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۶ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۶ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۱۶ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۷

# وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی دنیاوی زندگی کے آغاز سے لے کر وفات تک جو خدمت اسلام اور مسلمانوں کی کی ہے۔ اس کا اعتراف اغیار اور ان مسلمانوں نے بھی جن کو آپ سے بعض مسائل میں اختلاف رہا۔ ایسے سنہری حروف میں کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں اور کسی واحد شخص کی دینی خدمات کے لئے نہیں کیا گیا۔ بے شک بعض مسائل کی وجہ سے اور بعض ذاتی اختلافات کی بناء پر بعض مسلمان علماء نے آپ سے شدید اختلاف رکھا جو شدید عناد کی حد تک پہنچ گیا لیکن حضور نے قلم اور عمل سے جس طرح دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اسلام کی وکالت کی۔ وہ ایسی نہیں کہ خود ان علماء کو بھی اس نے متاثر نہ کیا ہو۔ اور ان کو مجبوراً آپ کی تعریف میں کلمات حسنہ نہ کہنے پڑے ہوں

پھر یہی نہیں کہ آپ نے صرف اپنی زندگی تک اس خدمت عالیہ کا سلسلہ قائم رکھا ہو۔ اور آپ کی دنیوی حیات کے بعد صرف کتابوں یا زبانی روایتوں تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہو۔ نہیں آپ نے اپنے پیچھے ایک ایسی فعال جماعت چھوڑی کہ جس نے آپ کی تعلیمات اور خدمات کو اپنا لیا۔ اور ایک ایسی تنظیمی صورت میں جاری رکھا۔ کہ آج اس جماعت کے افراد سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں قرآن کریم کی شمعیں ہاتھوں میں لے کر دنیا کے تاریک ترین کناروں تک پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر طرف نور اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ دنیا کے کسی خطہ میں چلے جائیے۔ یقیناً آپ کو اس الٰہی سلسلہ کے کچھ افراد ملیں گے۔ جن کی نگاہ سے تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کا جنون ٹپکتا نظر آئے گا آپ ان کی لاجواب جدوجہد کی داستان دنیا کی ہر زبان کی صحافت اور تصنیفات میں ثبت پائینگے۔ دنیا کے پردے پر شائد ہی کوئی مہذب بولی ہوگی۔ جس کے اخبارات میں آپ "احمدی مبلغ" کا ذکر نہ پڑھینگے۔ آج مغرب کی وادیوں میں جن کی اذانیں گونج اٹھی ہیں۔ آج افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں سے بھی جو آگے نکل گئے ہیں۔ آج جن کے گھوڑے بحر ظلمات کی موجوں سے اٹکھیلیاں کرتے ہوئے پار ہو رہے ہیں یہی نہیں بلکہ پرانی دنیا سے بھی بڑھ کر نئی دنیا امریکہ، جزائر الغرض تمام کرہ ارضی پر آپ اگر کسی کو دیکھیں گے کہ جس نے صرف سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو نشر کرنا اپنا واحد مقصد حیات اور دنیا کی تمام ترغیبات کو نظر انداز کر کے صرف روحانی مُردوں کو از سر نو زندہ کرنا اپنا پیشہ بنالیا ہے جس نے ننگ و نام کے تمام خیالات اپنے دل سے دھو کر صرف محبت ذات باری تعالیٰ کا سودا کر لیا ہے۔ جس نے اپنی تمام کی تمام جسمانی اور روحانی لیاقتیں اور طاقتیں دین کے لئے وقف کر دی ہیں۔ وہ سوائے اس جماعت کے فرد کے جو مسیح موعود علیہ السلام نے ورثہ میں چھوڑی اور کسی کو نہ پائیں گے۔

یہ ہے آپکا سب سے بڑا کارنامہ موجودہ زمانہ میں ایک شخص نہیں، ایک جماعت ایک تعلیم گاہ اور ایک ادارہ ہی ایسا دکھا دو۔ جس نے دین اسلام کے لئے ایسا عظیم الشان کارنامہ ایسا عدیم النظیر معجزہ دکھایا ہو۔ دین و دنیا کے آسمانوں پر آپ نے بیشک بہت سے غبارے بلندیوں کی طرف اُڑتے ہوئے دیکھے ہونگے۔ جن کی چمکوں نے آپ کی آنکھوں کو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ تک ضرور چندھیا دیا ہوگا۔ مگر رہتی دنیا تک نور پاشی کرنے والا ستارہ آپ کی آنکھوں نے افق پر ابھرتا ہوا کہاں دیکھا ہے

آج ہندوستان کا مسلمان پاکستان کی تعمیر میں منہمک ہے۔ آج وہ خوش ہے کہ اس کے خواب پریشان کی تعبیر اس کو مل گئی ہے۔ وہ اپنی مٹی ہوئی سطوت کے کھنڈروں کو دیکھ بھال رہا ہے اور ان کھنڈروں پر نئے محلات تیار کرنے کے لئے مصالحہ جمع کر رہا ہے بے شک یہ بڑی خوشی کا دن ہے۔ مگر کیا یہ مسلمان جانتا ہے۔ کہ خدا کی زمین کا وارث بننے کے لئے اس وراثت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اہلیت کی ضرورت ہے؟ وہ اہلیت کیا ہے وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں بتائی ہے۔ ہاں ایک مسلمان کے لئے خلیفۃ الارض بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بن جائے۔ مسلمان بن جائے۔ جو خدا تعالیٰ کی زمین کا وارث بننا چاہتا ہے پہلے اس کو خدا تعالیٰ کی آسمانی بادشاہت کا وارث بننا ضروری ہے اور وہ یہی ہے کہ پہلے اپنے آپ کو تمام حرص و ہوا۔ استبداد ظلم و سفاکی تمام گندگیوں سے پاک کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی شمع لے کر دنیا کے تاریک کونوں میں گھس جائے۔ اور پہلے خود زندہ ہو کر تمام مُردوں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو زندہ کرے۔ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا مقصد حیات بنالے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو یہی کام سپرد کیا ہے۔ وما علیک الا البلاغ۔ تا آنکہ تمام دنیا کے دل بھی اس کے نور سے بھر جائیں۔ جس طرح کہ اسکی ادنیٰ سی صنعت آفتاب کی شعاعوں سے خاک کے ذرے چمک اٹھتے ہیں۔

آؤ آپ کو اس عظیم الشان انسان کا ایک شعر سنائیں۔ جس نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا امام ہوں۔ یعنی وہ مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔ جس کی خلافت علیٰ منہاج النبوت کی پیشگوئیاں سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کی ہوئی ہیں۔ وہ شعر حسب ذیل ہے:۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اگر مسلمان خسروی چاہتا ہے تو اس کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ پھر مسلمان بنے۔ کیونکہ جب تک مسلمان پہلے پھر مسلمان نہیں بنے گا۔ اسکو پھر خسروی کبھی نہیں مل سکتی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت خدا تعالیٰ کے بندوں ہی کا حق ہے۔ ویسے تو مسلمانوں میں بڑے بڑے باجبروت بادشاہ ہوئے ہیں۔ خلفائے امیہ۔ خلفائے بنی عباس خلفائے دولت عثمانیہ کتنے بڑے بڑے خلفا اسلامی تاریخ میں ہو گزرے ہیں۔ لیکن خلفائے راشدہ تو کیا صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میں سے ادنےٰ سے ادنےٰ کے سامنے ان کی کیا حیثیت ہے۔ آپ اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے آؤ پہلے خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ پھر یقیناً تمام کرۂ ارضی تمہاری وراثت بن جائے گا۔ کیونکہ

وللہ ملک السمٰوٰت والارض

# عبادت کے لئے پابندیٔ اوقات ضروری ہے

(از جناب بشیر احمدؐ آرچرڈ صاحب واقف زندگی)

اس مضمون کو شائع کرتے ہوئے ہمیں بہت ہی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ کہ یہ مضمون ایک ایسے شخص کی قلم سے نکلا ہوا ہے۔ جس کی قوم کے لاکھوں مبلغین دنیا کو تثلیث کی گمراہ کن تعلیم کی دعوت دے رہے ہیں۔ مگر یہ نوجوان ہم مسلمانوں کو توحید پر ایمان لانے اور اسکی تعلیم پر عمل کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ یہ مضمون جناب بشیر احمدؐ آرچرڈ صاحب نے لکھا ہے جنہوں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ اور آپ پہلے انگریز واقف زندگی ہیں۔ اصل مضمون انگریزی میں تھا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ایک مسلمان سے شاید جس امر کی سب سے زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ وہ نمازوں کی باقاعدگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ وہ دن کے معین اوقات میں پانچ دفعہ نماز ادا کرے۔ اتنی شدید باقاعدگی کا مطالبہ کیوں؟ اس لئے کہ اس طرح اسے متواتر خدا تعالیٰ کی یاد رہتی ہے۔ اور یہ امر مسلسل طور پر مقوی دوا کا کام دیتا ہے۔ اس سے مومن میں آگے بڑھنے اور تجربات اور زندگی کے مواقع کا مقابلہ کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔

روزہ کے ایام میں کھانے کے اوقات کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے خاص احکام بیان فرمائے ہیں۔ جن کے توڑنے کا خیال بھی کسی سچے مومن کو نہیں آسکتا۔ مومن ان امور کی باقاعدگی کی ضرورت کا احترام کرتے ہیں۔ اور اسکی اہمیت سمجھتے ہیں۔ اگر لوگ ان امور میں پابندیٔ اوقات کی ضرورت کا خیال نہ رکھیں۔ تو آہستہ آہستہ وہ ادائیگی فرائض میں کوتاہی برتتے ہوئے آخر کار پورے غفلت شعار ثابت ہوں گے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جب مدمقابل نبرد آزما فوجوں میں سے ایک دل چھوڑ کر ایک قدم پیچھے کی طرف اٹھاتی ہے تو اب اس کا قدم انحطاط کی طرف بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اور سب اوقات وقت آنے پر اس میں بھاگڑ مچ جاتی ہے۔ اور وہ بھاگ کھڑی ہوتی ہے۔ سو ایسا شخص اپنے فرائض کی ادائیگی میں قاصر رہے گا۔

روزمرہ کی زندگی میں یہ امر کتنی وضاحت کے ساتھ ہمارے مشاہدہ میں آتا رہتا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے مختلف مریضوں کے دیکھنے کے لئے بعض اوقات مقرر کئے ہیں۔ اب جو پہلا مریض بیس منٹ تاخیر سے آیا۔ تو باقی تمام مریضوں کو بھی بیس منٹ دیر ہوتی تھی اور ہوئی۔ جس سے ان سب کے پروگرام نیز اس دن کے کام میں سخت خلل واقع ہوا۔

زندگی تھوڑی ہے۔ اور انسان کو چاہیئے کہ ہر لمحہ کو اس طور پر کام میں لگائے کہ اس سے بہترین فائدہ اٹھا سکے۔ بہتر ہوگا کہ ہم روزمرہ کے کام کا ایک لائحۂ عمل تیار کر رکھیں۔ اس طرح ہم اوقات کو قابلیت کے ساتھ صرف کر سکیں گے۔ جو شخص پابندیٔ اوقات اختیار نہیں کرتا۔ وہ اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں بہت حد تک تکلیف پاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے زید ایک وقت مقرر کرتا ہے۔ کہ اس میں میں فلاں کام مکمل کروں گا۔ جس کے بعد میرے ہاں فلاں ملاقاتی آئیگا۔ اور اس سے میری ملاقات ہوگی۔ اگر ملاقاتی ایک آدھ گھنٹہ وقت ملاقات سے قبل آجائے۔ تو آپ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ زید کو کتنی تکلیف ہوگی۔ اسی طرح اگر ملاقاتی دیر کرکے آئے۔ تو زید کا وقت ضائع جائیگا۔ یا پروگرام کے دوسرے حصہ سے متصادم ہوگا۔

پابندیٔ اوقات اور اس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تاکہ "مشینری" بہ تمام عمدگی اور سہولت چلتی ہوئی زیادہ سے زیادہ پیداوار دے سکے۔

# اخبار احمدیہ

**درخواستہائے دعا** (۱) عبدالوحید خاں صاحب واقفِ زندگی چمن کا لڑکا عبدالباسط خونی پیچش کے عارضہ میں عرصہ سے مبتلا ہے (۲) مکرم علم الدین صاحب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۳) محمد یعقوب صاحب پوسٹل کلرک گجرات عرصہ دراز سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ (۴) میاں نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ (۵) جناب مولوی محمدؐ عثمان صاحب لکھنوی مرحوم کی دو صاحبزادیوں محترمہ مریم بیگم صاحبہ اور محترمہ اختر النساء بیگم صاحبہ نے ایم۔ اے اور میٹرک (علی الترتیب) کا امتحان علیگڑھ یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔ وہ احباب سے درخواست دعا کرتی ہیں۔ کہ یہ تعلیم ان کے لئے بابرکت ہو۔ (۶) شمشاد احمدؐ صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی جو عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اب بہت افاقہ ہے۔ (۷) سارجنٹ مرزا عبدالقدیر صاحب ایر فورس کی ایک ٹریننگ کے لئے انگلینڈ گئے ہیں۔ ان کی کامیاب مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

**عہدہ میں ترقی** عبدالحکیم صاحب ۹/۱ ترکمان روڈ نئی دہلی لکھتے ہیں۔ کہ مجھے بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی اعزاز بخشا ہے۔ مجھے ۲۸ رجون سے Officer Supervision کا ممتاز عہدہ عطا کیا گیا ہے۔ جو سول میں اسسٹنٹ سکرٹری کے برابر ہے۔ اور اس کا گریڈ ۹۰۰-۵۰-۱۱۰۰ ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ منصب ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

**ولادت** جمعدار رحیم بخش صاحب زیروی کے ہاں ۷/۱۲ کو لڑکا تولد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالکریم نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

**دعائے مغفرت** (۱) افسوس امام بخش صاحب ساکن گولیکی ۷/۵ کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ (۲) سید غلام مصطفیٰ صاحب منظفرپور بہار کی والدہ صاحبہ ۷/۵ ۹ کو وفات پاگئی ہیں۔ (۳) مرزا نذیر احمدؐ صاحب کمپونڈر فقرو والی ریاست بہاولپور کی چھوٹی لڑکی وفات پاگئی۔ (۴) عبدالحکیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

54

# حضرت احمد قادیانی علیہ السلام

اور

# خدا کا تصور

از ملک نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی

دنیا کے فلاسفروں اور متکلمین نے خدا تعالیٰ کی عظیم الشان ذات اور صفات کے متعلق ایسے بعید از قیاس نظریات کو اہل علم کے سامنے پیش کیا ہے۔ جنہیں پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ تمام تر لفظی موشگافیاں محض خشک فلسفہ کا نتیجہ ہیں۔ جو روحانیت سے عاری اور حقیقت سے بہت دور ہیں جنہیں نہ صرف منطق بلکہ عام انسانی عقل بھی قبول کرنے سے قاصر ہے۔

فلاسفہ کے ان بے شمار پیچیدہ دلائل کا نچوڑ صرف ایک "علت العلل" والی دلیل ہے۔ جو ہمیں محض ایک خیالی خدا کا تصور بہم پہنچاتی ہے۔ جسے فلاسفہ کے تخیلی واجب الوجود سے زیادہ حیثیت حاصل نہیں۔ اور اگر اس کا دلائل کی روشنی میں مزید تفصیل کے ساتھ تتبع کیا جائے۔ تو وہ بھی کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان صفات اس کی حیرت انگیز تجلیات۔ اس کے پُرحکمت احکامات اور تمام کائنات پر اس کے زندگی بخش تصرفات بالخصوص نوع انسان پر اس کی رحمتیں۔ اس کی ربوبیت کے خزانوں کی وسعتیں۔ اس کی نہاں در نہاں حکمتیں غرضیکہ نظام عالم کی ان تمام مربوط کڑیوں میں سے کسی ایک کڑی کی طرف بھی تو فلاسفہ کے ادراک کو رسائی نصیب نہ ہو سکی۔ جو خدا کی بلند اور ارفع شان کے شایان ہیں چنانچہ انہی کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

فلسفی کز عقل مے جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خردہا آں رہ پنہاں تو

فلاسفہ کی یہ کوشش ضرور قابل پذیرائی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے رنگین طرز بیان اور دقیق فنی اصطلاحات کے گورکھ دھندوں میں ان مسائل کو الجھا کر اس طور پر بیان کیا ہے۔ کہ تا لوگ لفاظیوں سے مرعوب ہو کر حقائق کو پس پشت ڈال دیں۔ لیکن اگر فلاسفروں کے ان تمام اقوال اور دلائل کا بنظر امعان مطالعہ کیا جائے۔ تو درحقیقت یہ چند بے بصرت خیالات کی تکرار ہے اور بس۔

مثلاً ارسطو وجود باری کے متعلق یہ دلیل دیتا ہے کہ

عالم متحرک ہے۔ اور ہر ایک متحرک کے لئے ایک محرک کا وجود لازمی ہے۔ اس لئے عالم کا بھی ایک محرک ہو گا۔ جو عالم کے سلسلہ میں داخل نہ ہو گا۔ یہی محرک خدا یا علت العلل ہے۔ اس دلیل کی بناء اس امر پر تھی کہ کسی چیز میں خود بخود حرکت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے خارج از عالم کوئی محرک ہونا چاہیئے۔

اسی طرح ابن رشد جیسا فلسفی جس کا نام مشرق و مغرب دونوں کے لئے مایۂ فخر و ناز ہے۔ اور جو ایک جدید علم کلام کا بانی اور ماہر فقیہہ گزرا ہے۔ اس نے بھی ارسطو کے علم سے متاثر ہو کر اسی قسم کے دلائل دیئے ہیں۔ ہاں اس نے اتنا ضرور کیا ہے۔ کہ متکلمین جہاں خدا کی صفات کے مسئلہ میں حذف و اضافہ۔ تاویل و تعبیر اور حصر و تعیین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ابن رشد نے اس پر دلیرانہ تنقید کی ہے۔ اسی طرح مارکس اور فرائڈ وغیرہ کے نظریات کو پرکھا جائے۔ تو انہوں نے ایسے عجیب و غریب تصورات باندھے ہیں کہ انسان خدا کے وجود سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ غرضیکہ یہ تمام ایسی منطقی بحثیں ہیں جنہیں ہم فلاسفہ کی ذہنی کاوشیں تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ان سے کسی روحانی فیض کی امید ایک خوش فہمی سے کم نہیں لیکن اس کے برعکس اس زمانہ کے سلطان القلم حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے علم کلام پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حضور نے خدا تعالیٰ کے وجود کو جس دلآویز اور حقیقت افروز انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ صرف انبیاء و اولیاء یا ان کے مقدس خلفاء کا ہی خاصہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے بارہا اس نور کو اپنے اوپر وارد ہوتے دیکھا۔ پھر خدا تعالیٰ کی تجلیات اور شئونات صفات کا پرتو بدرجۂ اتم اس عمدگی سے آن پڑا۔ کہ ان کے سینے مہبط انوار الٰہی قرار پائے۔

پھر ان سے بڑھ کر خدا نما انسان دنیا میں اور کون ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے شب و روز خدا تعالیٰ کے تفضلات و احسانات۔ تلطفات و توجہات اور انعامات و تائیدات کو پیہم و متواتر صرف اپنے اوپر ہی نازل ہوتے نہیں دیکھا۔ بلکہ اپنے جاں نثار صحابہ کے اوپر بھی وارد کر کے دکھا دیا۔ کیا یہ تمام تر ایمان افروز نظارے خدا تعالیٰ پر ایک زبردست ایمان۔ انتہائی عقیدت اور فقید المثال والہیت کا آئینہ دار نہیں یقیناً ہیں۔ فلاسفہ تو اس تصور سے بھی عاجز ہیں۔ کہ خدا کا وہ تصور جو انبیاء علیہم السلام بیان کرتے ہیں۔ وہ انسانی دماغ میں کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔

قارئین ذرا اس اقتباس کو مطالعہ فرمائیں۔ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام اپنے محبوب کی الفت میں سرشار ہو کر کس پیارے انداز میں فرماتے ہیں۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں۔ اور کس طرح یہ خوشخبری دلوں میں بٹھا دوں۔ اور کس دف سے میں بازار میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں (کشتی نوح) چنانچہ حضور ہی کا ایک شعر ہے ؎

جاں بدادیم از پئے دلبر
بسفالے خریدہ ایم گہر

ملاحظہ فرمایئے کہ حضور کس طرح ایک مضطر و بے قرار انسان کی طرح پکار رہے ہیں۔ جس کے دل میں قوم کا درد ہے۔ جس کے وجود کا ہر ذرہ ملت کے غم میں گھل رہا ہے جس کے رگ و پے میں یہ شوق کروٹیں لے رہا ہے۔ کہ کاش وہ خزانہ وہ محبوب ترین متاع ہاں وہی خدائے برتر جس نے مجھے خاک سے اٹھا کر ثریا تک پہنچا دیا۔ جس کی وابستگی کے طفیل مجھے دین و دنیا کی بادشاہتیں نصیب ہوئیں۔ جس سے لو لگانے کے باعث میری زندگی کا ہر تار نورانی قمقموں سے جگمگا اٹھا۔ جس کی ایک نگاہ لطف نے صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ میرے تمام خاندان پر رحمت کی بارشیں برسائیں۔ اور ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا جو میرے تصور میں بھی نہ تھیں اس نگار ازلی سے میری قوم آشنا ہو۔ اور عشق و محبت کا رشتہ جوڑے تا انہیں معلوم ہو۔ کہ وہ محبوب کیسی موہ لینے والی صفات رکھتا ہے اور اپنے چاہنے والوں سے اس کا کیا سلوک ہے۔ دنیا بھر کے فلاسفر ذرا جواب تو دیں۔ کہ ان میں کسی نے بھی آج تک خدا کا تصور اس دلفریب انداز میں پیش کیا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ان کے قلوب میں بھی وہ چشمے ابلے۔ جنہوں نے اس قسم کے جواہر ریزے اور انمول موتی صفحۂ ہستی پر بکھیر دیئے ہوں۔ جس طرح ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس قسم کا عرفان اپنے برگزیدوں کو ہی دیتا ہے۔ اور پھر ان مقدسین کا گروہ اس کے ازلی علم اور قدرت کے یقینی کرشمے دکھا دکھا کر اس کی ہستی کو لوگوں کی نگاہوں میں اس قدر قریب لے آتے ہیں۔ کہ گویا خدا زمین پر نازل ہو کر ان کے سامنے آکھڑا ہوا ہے۔ یہ وہی نقش رہا ہے جو تمام انبیاء اپنے وقت پر لوگوں کو دکھاتے چلے آئے۔ اور بدرجہ اتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود کے ذریعہ اہل علم کی نظروں نے دیکھا۔ اور پھر اس زمانہ میں حضرت احمدؑ قادیانی علیہ السلام نے اپنے آقا حضرت رسول عربی (فداہ امی و ابی) علیہ السلام کی نیابت اور غلامی میں محو ہو کر اپنے وقت میں لوگوں کو دکھایا۔ اب میں قارئین کرام کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اعلان جو حضورؑ نے قوموں کو مخاطب کرکے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ درج کرتا ہوں۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ خدا کا پیارا مسیح علیہ السلام خدا کی صفات کو کس تحدی کے ساتھ پر جلال الفاظ میں پیش کرتا ہے۔ ایک نہاں جاذبیت ہے۔ جو ہر فقرہ میں پایا جاتا ہے۔ جسے انسان پڑھ کر عش عش کر اٹھتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"آؤ میں تمہیں دکھاؤں۔ کہ خدا ہے اور وہ علیم ہے۔ کیونکہ میں ایک انسان ہونے کی وجہ سے علم کامل نہیں رکھتا۔ لیکن خدا مجھے کہتا ہے۔ کہ یہ چیز یوں ظاہر ہوگی۔ اور پھر باوجود ہزار در ہزار پردوں کے پیچھے مستور ہونے کے بالآخر وہ چیز اسی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ جس طرح خدا نے کہا تھا۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔ کہ خدا ہے۔ اور وہ قدیر ہے۔ کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے قدرت کاملہ نہیں رکھتا۔ لیکن خدا مجھے کہتا ہے۔ کہ میں فلاں کام اس طرح پر کروں گا۔ اور وہ کام انسانی طاقت سے اس طرح پر نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے راستہ میں ہزاروں روکیں حائل ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اسی طرح ہو جاتا ہے۔ جس طرح خدا فرماتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔ کہ خدا ہے۔ اور وہ **سمیع** ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کیونکہ میں خدا سے ایسے کاموں کے متعلق دعا مانگتا ہوں۔ جو ظاہر میں بالکل ان ہونے نظر آتے ہیں۔ مگر خدا میری دعا سے ان کاموں کو پورا کر دیتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے۔ اور وہ **نصیر** ہے۔ کیونکہ جب اس کے نیک بندے چاروں طرف سے مصائب اور عداوت کی آگ میں گھر جاتے ہیں۔ تو وہ اپنی نصرت سے خود ان کے لئے مخلصی کا راستہ کھولتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے۔ اور وہ **خالق** ہے۔ کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے خلق کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر وہ میرے ذریعہ اپنی خالقیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ جیسا کہ اس نے بغیر کسی مادہ کے اور بغیر کسی آلہ کے میرے کرتہ پر اپنی روشنائی کے چھینٹے ڈالے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ **متکلم** ہے۔ اور اپنے خاص بندوں سے محبت اور شفقت کا کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے مجھ سے کیا۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ **رب العالمین** ہے۔ اور کوئی چیز اس کی ربوبیت سے باہر نہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی چیز کی ربوبیت کو چھوڑتا ہے۔ تو پھر وہ چیز خواہ وہ کوئی ہو۔ قائم نہیں رہ سکتی۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ پھر میں تمہیں دکھاتا ہوں۔ کہ خدا ہے اور وہ **مالک** ہے۔ کیونکہ مخلوقات میں سے کوئی چیز اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتی۔ وہ جس چیز پر تصرف کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ پس آؤ میں تمہیں آسمان پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ آؤ میں تمہیں زمین پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ اور آؤ کہ میں تمہیں ہوا پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ اور آؤ کہ میں تمہیں پانیوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پہاڑوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ اور آؤ کہ میں تمہیں قوموں پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ اور آؤ کہ میں تمہیں دلوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں۔ پس آؤ اور امتحان کر لو۔"

اللہ۔ اللہ! یہ عظیم الشان تحریر کس قدر شوکت و جلال سے لبریز ہے۔ کہ انسان حیرت و استعجاب کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔ پھر ذرا سوچیں یہ کتنا روح پرور منظر ہے کہ ایک انسان خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں ایمان اور یقین کی مستحکم و غیر متزلزل چٹان پر کھڑا دنیا کو چیلنج دے رہا ہے۔ کہ اگر تم محبوب حقیقی کے حسین ترین چہرہ کو بے نقاب دیکھنا چاہتے ہو۔ تو میرے پاس آؤ۔ اگر تم اپنے وجود میں اسکی صفات کو جلوہ گر دیکھنے کے متمنی ہو۔ تو آؤ ہم تمہیں اس کا نظارہ دکھائیں۔ اگر تم اسکی نصرت و تائیدات کے کرشمے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے بیتاب ہو۔ تو آؤ میرے پاس تمہارے لئے ہر قسم کی تسکین کا سامان موجود ہے۔ غرضیکہ روحانیت سے معمور اور بصیرت سے لبریز حقائق کا ایک سمندر ہے۔ جو پورے جوش۔ محبت اور یقین کے ساتھ امڈا چلا آتا ہے۔ اور رب جلیل کا یہ پہلوان انتہائی درد و کرب کے انداز میں اس خزانہ کا پتہ دیتا ہے۔ جسے کبھی فنا نہیں۔ اور اس محبوب کا علم دیتا ہے۔ جس سے وابستگی دین و دنیا کی کامرانیوں کا پیش خیمہ قرار پاتی ہے۔ دنیا کی تمام تر لذات اور دولت و عزت کے حصول کی تمام تر خواہشات ان کے قدم چومنے لگتی ہیں۔ اور وہ اسی دنیا میں ہی سرمدی جنت کے دروازے کھلے پاکر کیف و سرور سے ہلکورے لینے لگتا ہے۔

## خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اور علمی مقابلے

خدام احمدیت! ماہ اکتوبر میں ہمارا سالانہ اجتماع ہؤا کرتا ہے۔ امسال بھی انشاءاللہ العزیز یہ اجتماع ہوگا۔ اور اس لحاظ سے یہ دن دور نہیں۔ اس موقعہ پر جو علمی امتحانات ہوتے ہیں۔ وہ دورانِ سال میں خدام کے علمی معلومات میں اضافہ کرنے کا مظاہرہ ہوتا ہے اور کر اس بات کی علامت امسال بھی احمدیت کا سپاہی حصول علم و عرفان میں کوشاں رہا۔ میں علمی مقابلوں کی فہرست جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے دوبارہ تحریر کرتا ہوں۔ البتہ اپنی مجالس کو اس رنگ میں تیار کرنا چاہیئے۔ کہ دورانِ سال میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کا ترجمہ یاد کیا جاوے۔ دوران سال میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم حفظ کیا جاوے۔ دورانِ سال میں زیادہ سے زیادہ احادیث رسولؐ کا مطالعہ کیا جاوے۔ اور حفظ کی جاویں۔ دورانِ سال میں زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا جاوے۔ دورانِ سال میں زیادہ سے زیادہ متفرق دینی و دنیوی معلومات کے حصول کے لئے متفرق کتب سائنس۔ تاریخ۔ فقہ سے معلومات عامہ کا مطالعہ کیا جاوے۔ یہ امر واضح رہے۔ کہ صرف وہ احباب شامل ہوسکیں گے۔ جنہوں نے دورانِ سال میں کچھ مطالعہ کیا ہے۔ اور مقابلہ میں صرف اسی چیز کو پیش کیا جاوے گا۔ اور یہ سال کی مدت گذشتہ اجتماع سے آمدہ اجتماع تک شمار ہوگی۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے۔ کہ ہر احمدی وقف جائیداد کی تحریک میں شامل ہو۔ جن دوستوں نے ابھی تک اس مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بہت جلد حصہ لیکر دفتر میں اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

## کشمیر آنے والے دوست

جو احمدی احباب سیر یا کسی اور کام کے لئے کشمیر آنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرکے رہائش و دیگر امور کے متعلق واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ یا اگر خود تشریف لائیں۔ تو میری دکان واقع چوک امیرا کدل میں مجھے ملیں۔ (خاکسار ڈاکٹر بشیر محمود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امیرا کدل سرینگر)

55
Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نتیجہ امتحان کتاب "ہمارا خدا" قسط دوم!

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام کتاب "ہمارا خدا" صفحہ ۱۰۰ تا ۱۸۳ تک کا امتحان یکم جون ۱۹۴۷ء کو لیا گیا تھا۔ اس میں قادیان و بیرون کے ۲۰۷ خدام شریک ہوئے۔ جن میں سے ۱۷۳ خدام کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۹۱.۷ فی صدی رہا۔ مکرمی چوہدری احمد جان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۴۶/۵۰ نمبر حاصل کرکے اول اور مکرمی قریشی آفتاب احمد صاحب بسمل آف پشاور ۴۵/۵۰ نمبر لے کر دوم آئے ہیں۔ میں شعبہ ہذا کی طرف سے تمام کامیاب ہونے والوں کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اگلا امتحان کتاب ہمارا خدا قسط سوم صفحہ ۱۸۳ تا آخر کا ۱۲/۱۰/۴۷ کو منعقد ہوگا۔ لہٰذا تمام قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے حلقہ کے خدام کو اس میں شریک کریں۔ اور ان کے اسماء سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محترمہ ام کلثوم بیگم صاحبہ ... ۵۱
راجہ بشیر الدین احمد صاحب
[illegible] ۴۴
مسٹر عبد الحکیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور ۳۸
چوہدری حاکم علی صاحب ... ۴۴
ماسٹر محمد شفیع صاحب ۳۰
چوہدری محمد الدین صاحب خادم کبیر والہ
" احمد جان صاحب کراچی ۴۶
مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب " ۴۳
میر نور احمد صاحب " ۲۹
میر مبارک احمد صاحب " ۲۸
میر احمد خان صاحب " ۲۷
ملک سارنگ خان صاحب " ۲۴
راجہ غلام حیدر صاحب " ۲۵
میر محمد احمد صاحب " ۲۵
چوہدری محمود احمد صاحب " ۲۰
خورشید عالم صاحب
ڈرگ روڈ کراچی ۲۸
عبد القادر صاحب " ۴۳
محمد اشرف صاحب " ۳۴
مسٹر آفتاب احمد صاحب بسمل
پشاور دوم ۴۵
صاحبزادہ ہدایت اللہ صاحب پشاور ...
محمد ایوب صاحب مانگا جانگریاں ۳۰
عبد الرحمن خان صاحب نیر زیدپور شہر ...
قریشی فتح محمد صاحب " ۱۹
محمد اسمٰعیل صاحب معتبر " ۲۹
محمد بشیر صاحب زیدی " ۴۰
چوہدری خیر احمد صاحب فیروزپور چھاؤنی ۴۱
" بشارت احمد " ۳۰
محمد یوسف خان صاحب " ۴۴

بابو بشیر احمد صاحب فیروزپور چھاؤنی ۳۹
حکیم محمد عبد الرحیم صاحب
سکندر آباد دکن ۲۷
مسیح الدین صاحب " ۱۹
محمد صالح صاحب ۲۷
صالح محمد صاحب ۲۹
سید یوسف احمد صاحب ۲۳
شیخ محمود الحسن صاحب I.C.S ۳۸
شریف احمد صاحب کوٹ رحمت خان ...
جمعدار ملک خادم حسین صاحب
پشاور چھاؤنی ۴۰
حوالدار کلرک میاں عبد القادر
صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۲۶
چوہدری اعجاز احمد صاحب " ۲۴
" ریاض احمد صاحب " ۱۷
خواجہ منظور احمد صاحب ۲۸
چوہدری شمشاد احمد صاحب " ۴۴
محترمہ اقبال حمیدی
بیگم صاحبہ ۳۴
فیض احمد صاحب شملہ ۳۳
بابو محمود اقبال صاحب
سیالکوٹ شہر ۳۳
عزیز الحق صاحب " ۳۶
عزیز اللہ صاحب جمشید پور ۲۷
تمام الدین احمد صاحب " ۲۲
بشیر احمد صاحب چغتائی ۳۱
حمید نور اللہ خان صاحب ۳۶
محمد نصر اللہ خان صاحب ۲۶
محمد احمد صاحب ۲۵
سید حمید الدین احمد صاحب ۳۳
عبد الکریم صاحب بھاگلپور ۲۳

سید بشیر احمد صاحب جہلم ۳۴
مرزا محمد لطیف صاحب
چغتائی پہاڑ گنج دہلی ۳۰
چوہدری عبد الستار صاحب دہلی ۲۵
" محمد شریف صاحب سرہندی ۳۱
عبد الحق صاحب درک نئی دہلی ۴۰
میاں بشیر احمد صاحب
انبالہ شہر ۲۱
بابو علی محمد صاحب انبالہ شہر ۲۳
شیخ محمد علی صاحب شاہدرہ " ۳۶
مولوی محمود احمد صاحب
سکندر بورڈنگ احمدیہ ۳۸
مکرمہ امۃ الرحمن صاحبہ محمودہ
اہلیہ مولوی محمود احمد صاحب ۳۵
سید منظور احمد شاہ صاحب دیہاتی
مبلغین کلاس ۳۸
بشیر احمد صاحب " ۲۰
عبد الحق صاحب " ۳۵
محمد صدیق صاحب " ۲۶
عبد الرحیم صاحب " ۲۶
فتح محمد صاحب " ۳۶
سلطان احمد صاحب ۳۷
نور احمد صاحب " ۳۶
دین محمد صاحب " ۲۵
لطیف احمد صاحب ملیوری ۳۸
عبد الغفور صاحب دیہاتی مبلغین کلاس ۲۰
احمد جان صاحب " ۲۰
بشیر احمد صاحب " ۲۰
نعمت اللہ صاحب " ۳۳
فیض احمد صاحب " ۲۷
عبد الحمید صاحب " ۲۴

محمد شفیع صاحب دیہاتی مبلغین کلاس ۳۶
غلام محمد صاحب " ۱۹
محمد رمضان صاحب " ۲۰
محمد یوسف صاحب " ۲۴
سراج الحق صاحب " ۳۱
محمد صادق صاحب " ۲۷
محمد مرزا صاحب " ۲۸
الٰہی بخش صاحب " ۳۲
نواب دین صاحب " ۲۰
محمد منیر احمد صاحب " ۲۵
عبد العزیز صاحب " ۳۱
عبد الرحمن صاحب " ۱۸
عطاء اللہ صاحب " ۳۴
محمد شریف صاحب " ۲۳
سید منظور احمد صاحب " ۳۰
فقیر سائیں صاحب " ۳۲
مبارک احمد صاحب " ۱۷
حکیم سراج دین صاحب " ۳۶
محمد دین صاحب " ۳۳
جان محمد صاحب عید گاہ ۲۵
محبوب احمد صاحب " ۲۶
عطاء محمد صاحب " ۳۶
خورشید احمد صاحب " ۳۷
بشیر احمد صاحب " ۲۹
محمد شریف صاحب " ۱۸
عبد اللطیف صاحب " ۳۲
عبد الرحمن صاحب " ۲۵
عبد الغنی صاحب " ۴۴
مہر دین صاحب ۲۸
محمد بشیر صاحب شاہد
بورڈنگ احمدیہ ۳۶
بشیر الدین صاحب ۳۷
غلام نبی صاحب بشیر ۲۸
عبد الحلیم صاحب ۳۵
بشیر احمد صاحب ۳۰
عبد الحق صاحب ۲۵

نذیر احمد صاحب بورڈنگ احمدیہ ۴۰
سعید احمد صاحب " ۳۲
سید نثار احمد صاحب " ۳۷
غلام احمد صاحب ظہور ۲۶
عبد الحمید صاحب ارشد
دار العلوم ۴۴
مفضل حق صاحب بورڈنگ
تحریک جدید ۲۵
خورشید احمد صاحب " ۲۱
محمد ذکریا صاحب " ۲۶
محمود احمد صاحب ۲۶
حمید اللہ صاحب ۲۸
منیر احمد صاحب ۱۹
خورشید عالم صاحب ۳۳
عبد الحفیظ صاحب ۳۵
حمید احمد صاحب ۱۸
محمد شریف صاحب ۲۰
عبد الغفور صاحب ۲۴
سید سعید احمد صاحب ۴۲
مجید احمد صاحب ۲۰
شریف احمد صاحب
دار الشکر ۴۳
محمد احمد صاحب ہوسٹل
فضل عمر ۳۲
عبد اللطیف صاحب ۳۵
فضل الٰہی صاحب ۴۴
عنایت اللہ صاحب ۴۰
ظفر احمد صاحب ۴۰
محمد ادریس صاحب عیسٰی صاحب ۴۱
مولوی نصیر الدین صاحب حافظ ۴۳
رشید احمد صاحب بھٹی ۴۴
نور دین صاحب ۳۰
ایم۔ اے زبیدہ اسمعیل صاحبہ ۲۸
مبارک محمود صاحب ۳۴
منیر الدین احمد صاحب ۳۲
شمس الحق صاحب ۲۳

خواجہ اظہر ظہور صاحب ۲۷
عبد الوہاب صاحب ۳۴
نور دین صاحب ۳۵
سید محمود دین صاحب ۳۵
نذیر احمد صاحب دار الیسر ۴۴
مرزا محمد اکرم صاحب
دار الرحمت ۱۷
محمد یونس صاحب حالی " ۴۰
منیر احمد صاحب " ۳۲
عبد الحمید صاحب " [illegible]
چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ ۴۰
مظہر علی صاحب دبیری ۲۵
ناصر علی صاحب ۳۰
محمد اکرم صاحب ۳۳
محمد یوسف صاحب ۳۵
محمد احمد صاحب ۴۰
عبد الرشید صاحب
دار الفضل ۳۰
سعید احمد صاحب
بریٹی دار الفضل ۱۹
ناصر احمد صاحب
دار الفضل ۳۵
بشیر احمد صاحب ۲۴
محمد حسین صاحب تحسین
دار البرکات ۳۰
محترمہ نسیم اختر صاحبہ
سوہاوہ ۱۷
چوہدری عبد المجید
صاحب شملہ ۴۰
غلام حیدر صاحب رشید
کھاریاں ۳۵
مسٹر عبد الغنی صاحب
کھاریاں ۳۰
غلام محمد صاحب کھاریاں ۳۱
غلام احمد صاحب ۲۷

---

## ۱۵ جولائی سے آخر ستمبر تک

کے دن "کچا پکا موسم" کہلاتے ہیں۔ ان دنوں کی ناگہانی آفات سے بچنے کیلئے طبیہ عجائب گھر قادیان کا تیار کردہ "فوری علاج" جو امرت دھارا کی قسم کی تمام ادویہ سے زیادہ زود اثر اور نہایت مفید مرکب ہے۔ اور نمک سلیمانی درجہ خاص ہر چھوٹے بڑے گھر میں ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ متلی۔ قے وغیرہ شکایات کیلئے یہ دو مرکبات گھریلو طبیب کا کام دیں گے۔ فوری علاج اڑھائی روپے فی شیشی۔ نمک سلیمانی ایک روپیہ فی شیشی۔ ملنے کا پتہ: طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

# قومی صنعت کو فروغ دینا قوم کی بہترین خدمت ہے

انڈین کیمیکل کمپنی اس ارادہ کے ساتھ قائم ہوئی ہے۔ کہ عطر سازی کی صنعت کو اس کے انتہائی عروج تک پہنچادے۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے۔ اور جو ناظرین کے سامنے پیش کیا ہے بہت حوصلہ افزاء ہے۔ جو کچھ وہ بنا رہے ہیں۔ وہ انشاء اللہ اس سے بھی زیادہ باعث فخر ہوگا۔

حالات خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ساز گار ہیں۔ اور مستقبل نہایت روشن ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور خصوصاً وہ طبقہ جو تاجر ہے۔ ہمارے ساتھ تعاون کرے تاکہ عطروں کی ایجنسیاں ہر شہر اور ہر قصبہ میں قائم کردی جائیں۔ جب تک ہم تجارت کے ہر شعبہ پر حاوی نہیں ہوجاتے۔ ہماری قوم اقتصادی لحاظ سے مضبوط بنیادوں پر کبھی کھڑی نہیں ہوسکتی

جو مصنوعات انڈین کیمیکل کمپنی کی مارکیٹ میں مانی جاچکی ہیں۔ اور خراج تحسین حاصل کررہی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:- **چنبیلی۔ شام شیراز۔ گلاب۔ خس۔ بوئے چمن۔**

ان میں سے چنبیلی۔ شام شیراز اور بوئے چمن خاص طور پر مقبول ہو رہی ہیں

## دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

**برف کی مشین برائے فروخت:** ۲۵ٹن ایمونیا کمپریسر میسرز۔ ایل سٹرن اینڈ کمپنی گلاسگو کا بنا ہوا۔ جسکے ہمراہ ۱۰۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر آر۔ پی۔ ایم ۷۳۰ میسرز کرٹن پارکنسن انگلینڈ کی بنی ہوئی۔ تفصیلات کیلئے۔ اے مجید پال ٹھیکیدار نظام اسٹیٹ ریلوے سکندر آباد کو لکھیں!

امریکہ کی بنی ہوئی جیبی گھڑی قیمت معہ محصولڈاک 23 روپے دواخانہ نورالدین سے خریدیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سُرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے۔ نہایت ہی زود اثر ہے اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس لئے صحت میں بھی اچھے سُرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے

قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۱۳ تین ماشہ ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

# جناب سول سرجن صاحب بلند شہر یو۔ پی

کی بیگم صاحبہ لکھتی ہیں خونی بواسیر کے لئے آپ کی بواسیری گولیاں اکسیر ہیں۔

قیمت ایکماہ کا کورس آٹھ روپے — طبیہ عجائب گھر قادیان

# ایک غیر معمولی نعمت ثابت ہوئی

مکرمی محترمی سعید احمد صاحب فاروقی واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دواخانہ خدمت خلق کی تیار کردہ دوائی "ہمدرد نسواں" میں نے اپنے گھر استعمال کروائی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک غیر معمولی نعمت ثابت ہوئی ہے اور میرے اس بچے کی صحت پہلے دونوں سے بدرجہا بہتر ہے اللہ تعالےٰ دواخانہ خدمت خلق کو جزائے خیر عطا فرمائے جو محنت اور دیانتداری سے ایسے مرکبات تیار کرتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

# ایک نہائت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ۔ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چندماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروایا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی سردست ہر دس روپیہ کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) **مرزا شریف احمد**

# آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان کو لکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

# برطانوی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث

## حکومت کی طرف سے اہم تصریحات

لنڈن ۱۴ جولائی۔ آج دارالعوام میں ہندوستان کی آزادی کے بل پر عام بحث ہوئی۔ جس کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ آئینی طور پر ۱۵ اگست کے بعد برار کا علاقہ نظام گورنمنٹ کے ماتحت ہو جائے گا۔ پنجاب کی حدود بندی کا کمیشن مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے متصل علاقوں کو ملحوظ رکھنے کے علاوہ سکھوں کی پوزیشن کا بھی خاص خیال رکھے گا۔

مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے ہاؤس کو بتایا کہ ہندوستان کی عبوری حکومت کو کیوں توڑا گیا ہے۔ آپ نے کہا یہ حکومت دو مخالف پارٹیوں پر مشتمل تھی۔ جس کی وجہ سے روزمرہ کے کاموں میں کافی الجھنیں پیدا ہو رہی تھیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ کام کو اچھی طرح چلانے کے لئے از سر نو حکومت کی تشکیل کی جائے تاکہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے علاقوں کا انتظام سنبھال سکیں۔ آپ نے ڈومینین کی اصطلاح کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آزادی کا لفظ اور ڈومینین دو لازم ملزوم چیزیں ہیں۔ ہندوستانیوں کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ وہ پارلیمنٹ کے کنٹرول سے آزاد ہو جائیں سو ان کی یہ خواہش پوری ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا پاکستان اور ہندوستان کو اپنی حکومتوں کے نام تجویز کرنے کا پورا اختیار حاصل تھا۔ اور انہوں نے خود اپنے لئے نام تجویز کئے ہیں۔ جس طرح امریکہ سے مراد یونائیٹڈ سٹیٹس ہوتا ہے۔ اسی طرح انڈیا سے مراد ہندوستان ہوگا۔

مسٹر آرتھر ہنڈرسن نائب وزیر ہند نے بتایا کہ ۱۵ اگست کے بعد جزائر انڈیمان۔ نکوبار اور لکا دیپ ہندوستان کی حکومت کے ماتحت ہو جائیں گے۔ نیز برار کے علاقہ پر حیدر آباد کے اقتدار کو برطانوی حکومت تسلیم کرے گی۔ اس وقت وہاں کی حکومت میں مرکزی گورنمنٹ کے علاوہ سی۔ پی کے نمائندے بھی شریک ہیں۔ مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے حکومت ہند کو نظام گورنمنٹ کے ساتھ گفت و شنید کرنی چاہئیے۔ آپ نے بتایا ۲۵ جولائی کو ریاستوں کے مستقبل کے متعلق بات چیت شروع کی جائے گی۔ ویسے گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ ریاستیں الگ تھلگ نہ رہیں بلکہ کسی حکومت میں شامل ہو جائیں۔

حدود بندی کے کمیشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس کمیشن کا بڑا اصول یہ ہوگا۔ کہ مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے متصل علاقوں کو پاکستان یا ہندوستان میں شامل کر دیا جائے۔ لیکن خاص حالتوں میں دیگر امور کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ مثلاً پنجاب کی حدود بندی میں سکھوں کی پوزیشن کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ آپ نے کہا کمیشن کا فیصلہ بہر حال ناطق ہوگا۔ کلکتہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کلکتہ کو آزاد بندرگاہ قرار دینے کا معاملہ برطانوی حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

## حد بندی کمیشن کا پہلا اجلاس

### میمورنڈم ۱۸ جولائی تک وصول کئے جائیں گے

لاہور ۱۴ جولائی۔ آج پنجاب کی حد بندی کمیشن کے صدر سر سائرل ریڈ کلف فرنٹیر میل کے ذریعہ لاہور پہنچے۔ دوپہر کے وقت ان کی صدارت میں پنجاب حد بندی کمیشن کا پہلا اجلاس ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ کمیشن نے ایک اعلان میں بتایا کہ جو جماعتیں صوبے کی تقسیم کے متعلق کوئی میمورنڈم کمیشن کے سامنے پیش کرنا چاہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ ۱۸ جولائی کو چار بجے دوپہر تک پیش کر دیں۔ میمورنڈم کے ساتھ چار زائد نقول اور ایسے نقشے بھی پیش کئے جائیں جن سے یہ معلوم ہو کہ کس کس کی حد کس جگہ مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تمام میمورنڈم کمیشن کے سیکرٹری کے دفتر واقع پنجاب لجسلیٹو اسمبلی میں پیش کئے جائیں۔ کسی پرائیویٹ شخص کا میمورنڈم وصول نہیں کیا جائے گا۔ امید ہے کہ کمیشن ۔۔۔ تک کام ختم کرے گا۔ جبکہ نئی دہلی میں ایک مشترکہ اجلاس میں اس پر غور کیا جائے گا ۔۔۔ ۱۵ اگست کو پنجاب اور بنگال کی نئی حدود کا اعلان کر دیا جائے گا۔

## پاکستان اسمبلی کے صدر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ہوں گے

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو مسلم لیگ کے ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سابق جج فیڈرل کورٹ کو پاکستان آئین ساز اسمبلی کا پہلا صدر منتخب کیا جائے گا۔ جولائی کے تیسرے ہفتہ تک پاکستان اسمبلی کے سیکرٹریٹ کام کرنا شروع کر دے گا۔ امید ہے کہ اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں صرف پاکستان کی حکومت کے قیام۔ اس کے نصب العین اور اس کی خارجی پالیسی کا اعلان کیا جائے گا۔

## پنجاب کے پندرہ ۱۵ اضلاع متنازعہ قرار دیئے گئے

لاہور ۱۴ جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کمیٹی نے صوبہ کے ۲۹ اضلاع میں سے پندرہ اضلاع کو متنازعہ اضلاع قرار دے دیا ہے۔ ان اضلاع میں لاہور ڈویژن کے چھ اضلاع۔ جالندھر ڈویژن کے پندرہ اضلاع۔ ملتان ڈویژن کے اضلاع لائل پور اور منٹگمری۔ اور انبالہ ڈویژن کے اضلاع گوڑگاؤں و حصار شامل ہیں۔ فی الحال مغربی اور مشرقی پنجاب کے ہائی کورٹ لاہور میں ہی رکھے جائیں گے۔

## پیادہ فوج کی تقسیم

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ ہندوستان کی پیادہ رجمنٹوں کو انڈیا اور پاکستان میں تقسیم کرنے کی سکیم کو تقسیم کونسل نے منظور کر لیا ہے۔ اس کے مطابق آٹھ مسلم اکثریت کی رجمنٹوں کو پاکستان میں اور ۱۵ ہندو اکثریت والی رجمنٹوں کو ہندوستان میں منتقل کر دیا جائے گا۔ پاکستان میں جانے والے غیر مسلموں اور ہندوستان میں جانے والے مسلمانوں کو بعد میں ہندوستان اور پاکستان میں منتقل کر دیا جائے گا۔

## ہندوستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

دہلی ۱۴ جولائی آج صبح ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں مسلم لیگی ممبروں نے اپنے کاغذات پر دستخط کئے۔ ہاؤس نے تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ صدر اسمبلی نے کہا میں مسلم لیگ کے ممبروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نیا آئین تیار کرنے میں ہماری مدد کرینگے جو سب پارٹیوں کے لئے قابل قبول ہو۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے ہاؤس کو بتایا کہ لیگ پارٹی پورے تعاون سے کام کرنے کی کوشش کرے گی۔

## پاکستان ریڈیو

کراچی ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان گورنمنٹ کراچی میں دو ریڈیو سٹیشن قائم کرے گی۔ ایک سٹیشن سندھ کے علاقہ کے لئے ہوگا۔ اور دوسرا بڑا ریڈیو سٹیشن دوافتادہ پاکستانی علاقوں اور غیر ملکوں کے لئے ہوگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ بڑے ریڈیو سٹیشن پر تقریباً بیس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۵ اگست تک ریڈیو سٹیشن کام کرنے لگ جائے گا۔

## انگریزی کا خاتمہ۔ حکومت سی۔ پی کا اعلان

ناگپور ۱۴ جولائی سی۔ پی کی وزارت نے اپنے کل کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبہ کے سکولوں میں انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم نہ رہنے دیا جائے۔ بلکہ مادری زبان میں تعلیم دی جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق جو طلباء میٹرک میں اس سال داخل ہوں گے۔ وہ اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کریں گے۔